6398-لڑکی اپنی پسند کے لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے اور گھر والے انکار کرتے ہیں

سوال

لڑکی جس سے محبت کرتی ہے گھر والے اس سے شادی کرنے سے انکار کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ تیرے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرے گا اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے لڑکے کو لڑکی سے بحث کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ وہ سخت رویہ میں اس سے بحث کررہا ہے ، لڑکی اس سے محبت کرتی ہے اب اسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

اول :

کسی بھی عورت –چاہے وہ کنواری ہو یا پہلے سے شادی شدہ– کا اپنے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرنا جائز نہیں ، اس کا جواب کئی ایک سوالوں کے جواب میں گزرچکا ہے آپ تفصیل کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

دوم :

عادتا اور غالب طور پر بھی گھر والے ہی اپنی بیٹی کے لیے زیادہ مناسب رشتہ تلاش کرسکتے ہیں اور وہی اس کی تحدید کرسکتے ہیں کہ ان کی بیٹی کے لیے کون بہتر رہے گا ، کیونکہ غالب طور پر بیٹی کو زیادہ علم نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے زندگی کا زیادہ تجربہ ہے ، ہوسکتا ہے وہ بعض میٹھے بول اور کلمات سے دھوکہ کھا جائے اور اپنی عقل کی بجائے اپنے جذبات سے فیصلہ کرڈالے ۔

اس لیے لڑکی کو چاہیے کہ اگر اس کے گھر والے دینی اور عقلی اعتبار سے صحیح ہوں تو وہ اپنے گھر والوں کی رائے سے باہر نہ جائے بلکہ ان کی رائے قبول کرلے ، لیکن اگر عورت کے ولی بغیر کسی صحیح سبب کے رشتہ رد کریں یا ان کا رشتہ اختیار کرنے میں معیار ہی غیر شرعی ہو مثلا اگر وہ صاحب دین اور اخلاق والے شخص پر کسی مالدار فاسق کو مقدم کریں ۔

تو اس حالت میں لڑکی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنا معاملہ شرعی قاضی تک لے جائے تا کہ اسے شادی سے منع کرنے والے ولی کی ولایت ختم کرکے کسی اور کو ولی بنایا جائے ۔

سوال کرنے والی بہن کے سوال میں یہ موجود نہیں ، وہ اس طرح کہ انہوں نے ہونے والے خاوند میں جو کچھ دیکھا ہے کہ خاوند کا اخلاق اچھا نہیں جس وجہ سے وہ اس سے شادی کرنے پر رضامند نہیں جس میں ان کی بیٹی کی مصلحت ہے ۔

سوم :

لڑکی اور لڑکے میں جو محبت پیدا ہوتی ہے ہوسکتا ہے اس کی ابتدا ہی غیر شرعی ہو مثلا ایک دوسرے سے میل جول ، اور خلوت ، کلام اور بات چیت کرنا اور ایک دوسری کی تصاویر کا تبادلہ وغیرہ یہ سب کام حرام اور غیر شرعی ہیں ۔

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے تو لڑکی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے حرام کام کیا ہے یہ اس کے لیے مرد کی محبت کا پیمانہ نہیں ، اس لیے کہ یہ تو عادت بن چکی ہے کہ مرد اس عرصہ میں بہت زیادہ محبت اور اپنی استطاعت کے مطابق اچھے اخلاق اور اچھے برتاؤ کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ، تاکہ وہ لڑکی کے دل کو اپنی جانب مائل کرسکے تاکہ اس کی خواہش اور مطلب پورا ہوسکے ۔

اور اگر اس کا مقصد اور مطلب حرام کام ہو تو پھر وہ لڑکی اس بھیڑیے کا شکار ہو کر اپنے دین کے بعد سب سے قیمتی اور عزیز چیز بھی گنوا بیٹھتی ہے ، اور اگر اس کا مقصد شرعی ہو– یعنی شادی کرنا– تو پھر اس نے اس کے لیے ایک غیر شرعی طریقہ اختیار کیا ہے ، اور شادی کے بعد لڑکی اس کے اخلاق اور سلوک و برتاؤ سے تنگ ہوگی ، اس طرح کے معاملات میں اکثر بیویوں کا یہی انجام ہوتا ہے ۔

اس کے باوجود والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے کوئی اچھا اور بہتر رشتہ تلاش کریں ، اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ہونے والے داماد کے بارہ میں بہت زیادہ تحقیق کریں ، کسی بھی شخص کو کسی گرماگرم بحث سے پہچاننا ممکن نہیں ہوسکتا ہے اس کا کوئی سبب ہے جس نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہو ۔

اعتبار تو اس کے دین اور اخلاق کا ہے اور گھر والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق علم ہونا چاہیے :

دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے ۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) بوصیری رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی السلسلۃ الصحیحۃ (624) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت کرے کیونکہ وہ اس کی مصلحت کو زیادہ جانتے ہیں، وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیٹی اپنے خاوند کے ساتھ سعادت کی زندگی بسر کرے جو اس کی حرمت کا خیال رکھے اور اس کے حقوق کی بھی پاسداری کرنے والا ہو۔

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سوال نمبر (
23420) کے جواب کا
مطالعہ بھی کرے یہ اس کے لیے بہت ہی اہم ہے۔

واللہ اعلم.